110488 ـ تين طلاق دينے كے بعد بيوى كو اپنى عصمت ميں واپس لانا

سوال

بيوى سے ميرا جھگڑا ہو گيا ابھى وہ ابتدائى مہينوں كى حاملہ ہى تھى تو ميں نے اسے تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق كہہ ديا، پھر ولادت كے كچھ ايام بعد ميں نے اسے كہا تجھے طلاق، اور رمضان المبارك ميں پھر جھگڑا ہوا تو ميں نے اسے كہا تم مجھ پر حرام ہو ميں نے تجھے طلاق دى... تو كيا يہ طلاق شمار ہو گى، اور كيا ممكن ہے كہ ميں اپنى بيوى كو اپنى عصمت ميں دوبارہ لے آؤں يا كہ وہ مجھ سے طلاق يافتہ شمار ہو گى ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آدمى كا اپنى بيوى كو " تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق " كہنے سے اكثر علماء كے ہاں تين طلاق واقع ہو جاتى ہيں ليكن اگر وہ دوسرے اور تيسرے كلمہ سے پہلے كلمہ كى تاكيد كہنا مراد لے تو پھر ايك ہى طلاق واقع ہو گى.

اور بعض اہل علم كہتے ہيں كہ " تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق بالكل اسى طرح ہے كہ تجھے تين طلاق كہا جائے اس سے صرف ايك طلاق ہى واقع ہو گى.

اور آپ كا اپنى بيوى كو " تجھے طلاق " ولادت كے بعد كہنے سے طلاق واقع ہو جائيگى، تو اس طرح يہ دوسرى طلاق ہوئى، ليكن اگر وہ طلاق كے وقت نفاس كى حالت ميں تھى تو يہ طلاق بدعى اور حرام ہے، اس كے واقع ہونے ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے، مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام نے يہى اختيار كيا ہے كہ يہ طلاق واقع نہيں ہوتى.

مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" طلاق بدعى كى كئى اقسام ہيں جس ميں يہ بھى ہے كہ آدمى اپنى بيوى كو حيض يا نفاس كى حالت ميں يا پھر ايسے طہر ميں طلاق دے جس ميں اس سے مباشرت كى ہو، اور صحيح يہى ہے كہ يہ واقع نہيں ہوتى " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (20 / 58).

اور شيخ ابن باز رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے مشروع کیا ہے کہ عورت کو نفاس اور حیض سے پاکی کی حالت میں طلاق دی جائے، اور ایسی حالت میں طلاق دی جائے جس طہر میں اس سے جماع نہ کیا ہو تو یہ شرعی طلاق ہوگی.

اور جب وہ بیوی کو حیض یا نفاس کی حالت میں یا پھر ایسےطہر جس میں بیوی سے جماع کیا ہو طلاق دی ہو تو یہ طلاق بدعی کہلاتی ہے، اور علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق یہ طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی جب آپ عورتوں کو طلاق دیں تو انہیں ان کی عدت (کے دنوں کے آغاز) میں طلاق دو الطلاق (1).

معنی یہ ہے کہ وہ جماع کے بغیر پاک ہوں، اہل علم نے ان کی عدت میں طلاق کا معنی یہی کیا ہے کہ وہ بغیر جماع کے پاک ہوں یا پھر حاملہ ہوں تو یہ طلاق عدت ہوگی " انتہی

دیکھیں: فتاوی الطلاق (44).

اگر آپ نے اس دوسری طلاق کے حکم کے بارہ میں کسی بھی اہل علم سے دریافت نہیں کیا تو یہ طلاق واقع نہیں ہوئی، لیکن اگر آپ نے کسی عالم دین سے فتوی لیا ہے تو آپ کو اس فتوی پر عمل کرنا چاہیے.

اور تیسری بار آپ کا بیوی کو یہ کہنا: میں نے تجھے طلاق دی اس سے بھی طلاق واقع ہو جائیگی.

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو وہ عورت اس سے بائن کبری ہو جاتی ہے، اور اس کے لیے حلال نہیں جب تك کہ وہ کسی اور شخص سے نکاح نہ کر لے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اگر وہ اسے (تیسری بار) طلاق دے دے تو وہ اس کے لیے حلال نہ ہو گی جب تك وہ کسی اور کے ساتھ نکاح نہ کر لے اور اگر وہ (دوسرا شخص) اسے طلاق دے دے تو پھر ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ آپس میں رجوع (دوبارہ نکاح) کر لیں اگر انہیں یہ گمان ہو کہ وہ اللہ کی حدود قائم رکھیں گے، اور یہ اللہ کی حدود ہیں اللہ انہیں اس قوم کے لیے بیان کرتا ہے جو جانتی ہے البقرۃ (230).

یہاں اس پر متنبہ رہنا ضروری ہے کہ آج کل لوگ جو نکاح حلالہ کرتے ہیں تا کہ تین طلاق والی عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے یہ حرام ہے اور ایسا کرنے والا ملعون ہے، اور یہ نکاح صحیح نہیں، اس سے عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (109245) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .